Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ 48

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

13 / رمضان 1422 ہجری 29 / نبوت 1380 ہش 29 / نومبر 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 24 / نومبر 2001ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کی بصیرت افروز وضاحت و تفصیل بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

رمضان کا مہینہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں

صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام﴾

رمضان کے معنی

’’رمض تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذّتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اس لئے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کیلئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ (الحکم ۲۲ جولائی ۱۹۰۱ء)

دُعاؤں کا مبارک مہینہ

’’رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ دُعاؤں کا مہینہ ہے‘‘۔ (الحکم ۲۴ / جنوری ۱۹۰۱ء)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھیں

’’قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ’’وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَر ‘‘یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے۔ جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اسی لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدۃ من ایام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔‘‘ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء)

’’سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش کرنا نہیں چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے‘‘۔ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء)

شریعت کی بنیاد وقت پر نہیں بلکہ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔

ترک روزہ سے متعلق میرا مسلک

’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔ (الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ

’’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ‘‘ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے پس ’’اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ‘‘میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزے رکھنا سنّت اہل بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’سلمان مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ ‘‘یعنی ’’الصلحان‘‘ کہ اس کے ہاتھ سے دو صلح ہونگی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے۔ اور میں جب مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔ ’’نشاط جوانی تا بہ سی سال۔ چہل آمد فرو ریزد پروبال‘‘... انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ’’وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ‘‘یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

واقفینِ نو کیلئے

خدمت دین کی غرض سے پیشہ ورانہ انتخاب کے سلسلہ میں

عمومی رہنمائی

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ۔ لندن)

بعض واقفینِ نو کے والدین انفرادی طور پر رابطہ کر کے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ جب اُن کے بچے بڑے ہو جائیں گے تو وہ کس رنگ میں جماعت کی خدمت کریں گے۔ ایسے والدین کی اطلاع اور عمومی رہنمائی کے لئے یہ مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو اس مبارک تحریک کے آغاز کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا اور اس کے بعد چار مزید خطبات میں احبابِ جماعت کو تفصیلی ہدایات سے نوازا تھا۔ یہ خطبات پاکستان میں علیحدہ علیحدہ اور بیرون پاکستان کے لئے یکجائی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ ان خطبات میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مبارک تحریک کے مختلف پہلوؤں مثلاً اس کے اغراض و مقاصد، والدین اور نظامِ جماعت کی ذمہ داریوں کے بارہ میں رہنمائی فرمائی ہے۔ ان ہدایات پر غور کیا جائے تو وہ آئندہ کے لائحہ عمل پر خوب روشنی ڈالتی ہیں۔ اسی لئے والدین کو ہمیشہ اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ وقف کا ارادہ کرنے سے قبل ان خطبات کا بغور مطالعہ کریں اور وقف کرنے کے بعد بھی ان خطبات کو پڑھتے رہیں اور ان میں بیان فرمودہ ہدایات کو مدِ نظر رکھ کر اپنے بچوں کی تربیت کی کوشش کرتے رہیں۔

سب سے اہم اور بنیادی بات

وقفِ نو کے ضمن میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ بچوں کو شروع سے ہی یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہیں اور بڑے ہو کر انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کام کرنا ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

”ان کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ اسلام کی ایک صدی غلبہ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔“

(خطبہ جمعہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء)

وہ والدین جو اپنے بچوں کے ذہن میں شروع سے ہی یہ احساس پیدا نہیں کرتے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے وقف ہیں اُن کے بچے بعض دفعہ بڑے ہو کر وقف کی طرف مائل نہیں ہوتے اور وقت آنے پر وقف کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے یا بڑے ہو کر ایسے پیشوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خدمتِ اسلام سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک ملک سے اطلاع موصول ہوئی کہ جب وہاں بچوں کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان میں چند بچے ایسے پیشوں کی طرف راغب ہیں جن کے تحت وہ جماعت کے لئے کار آمد نہیں ہوں گے۔ اس لئے اس پہلو پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے کہ شروع سے ہی بچوں کو یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ انہیں خدمتِ اسلام کے لئے مانگا گیا تھا اور یہ کہ ان سے کیا بلند توقعات وابستہ کی گئی ہیں۔

اس ضمن میں دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں پوری فرمائے۔ سیّدنا حضورِ انور نے والدین کو نصیحت فرمائی کہ:

”خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں ...... پیشتر اس کے یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں، جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

والدین کو شروع سے ہی اس بات کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ ان کا بچہ بڑا ہو کر کس طرح خدمت کرے گا۔ کیا وہ بطور مربی سلسلہ اسلام کی خدمت کرے گا یا کسی اور رنگ میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ مثلاً استاد، ڈاکٹر یا زبانوں کا ماہر بن کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرے گا۔ اس امر کے لئے والدین کی خواہشات کے علاوہ بچوں کے ذہنی رجحان کو بھی ملحوظ رکھا جانا چاہئے۔

اس مقصد کے لئے مرکزی ہدایات کے تحت تمام ممالک اور جماعتوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ کرئیر پلاننگ کمیٹیاں تشکیل دیں جو والدین کی خواہشات، بچوں کے ذہنی رجحانات، ان کی تعلیمی استعدادوں اور جماعتی ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر والدین کی رہنمائی کریں۔ والدین کو چاہئے کہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان اور صدر صاحبان سے رابطہ رکھیں اور جہاں جہاں ایسی کرئیر پلاننگ کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں ان سے استفادہ کریں۔ اگر کہیں ایسی کمیٹیاں قائم نہیں ہوئیں تو ذمہ دار عہدیداران کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تیزی سے پھیلتی ہوئی جماعت اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ بے شمار پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے واقفین زندگی وقت کے جدید تقاضوں کے تحت خدمات کے لئے دستیاب ہوں۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ نے تحریک وقفِ نو کو جاری فرمایا تھا۔ سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں نیز جماعت کی آئندہ زمانوں میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عمومی رہنمائی کے طور پر چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔

مربّیان اور مبلغین:

جماعت کو بے شمار مربیان کی ضرورت ہے جو دنیا بھر میں تبلیغ اور تربیت کا کام کر سکیں۔ جامعہ احمدیہ میں عام طور پر میٹرک یا جی سی ایس سی کے بعد بچے داخلہ لیتے ہیں اور پانچ سات سال کی تعلیم کے بعد شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی سلسلہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اُس کے بعد بعض مربیان مزید تعلیم اور ریسرچ کے ذریعہ مختلف مضامین مثلاً قرآن، حدیث، فقہ، کلام اور موازنہ مذاہب وغیرہ میں اختصاص (Specialisation) بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ، قادیان، انڈونیشیا، گھانا، تنزانیہ اور نائیجیریا میں مربیان کی ٹریننگ کے لئے جامعات قائم ہیں۔ سیّدنا حضورِ انور نے انگلستان اور کینیڈا میں بھی جامعہ احمدیہ کے قیام کی منظوری عطا فرما دی ہے جو انشاء اللہ چند سالوں تک کام شروع کر دیں گے۔ مزید معلومات کے لئے ان جامعات سے رابطہ کیا جانا چاہئے۔

وقف اور تعلیمی مہارت کا اصل مقصد

مربیان اور مبلغین کی تیاری کے علاوہ والدین کی عمومی رہنمائی کے لئے چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔ پیشوں کے ذکر سے قبل یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ وقف اور مختلف پیشوں کے ذریعہ خدمت کا اصل مقصود خدا تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنا اور اپنی اولاد کا تعلق مضبوط کرنا ہے اور روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔ اس عظیم مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

”دعائیں کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے، ان کو اپنے لئے خاص کر لے۔ تیرے ہو کر رہ جائیں۔ اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے کٹ کر ہو رہی ہو اور محمد رسول ﷺ کے خدائی نظام بن سکے کہ صدی میں داخل ہو رہی ہو“۔

(خطبہ جمعہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء)

نیز حضور ایدہ اللہ نے والدین کو توجہ دلائی کہ بچوں کو شروع سے ہی متقی بنانے کی کوشش کریں اور ان کے دل دین کی طرف راغب کریں۔ فرمایا:

”واقفینِ نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں اور ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو“۔

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

زبانوں کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔ اے / پی۔ ایچ۔ ڈی۔

موزوں: مردوں / عورتوں کے لئے۔

آئندہ زمانوں میں جماعت کو ایسے بیشمار ماہرین کی ضرورت ہو گی جو مختلف زبانوں پر کامل عبور رکھتے ہوں یعنی بول چال اور تحریر کی مشق رکھتے ہوں نیز ترجمہ اور تصنیف کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان میں اتنی صلاحیت ہو کہ وہ قرآن مجید، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء احمدیت کے خطبات اور ان کی تصانیف نیز سلسلہ کے دیگر لٹریچر کو با آسانی تراجم کی صورت میں پیش کر سکیں اور ضرورت پڑنے پر ان ملکوں میں تبلیغ کا فریضہ بھی ادا کر سکیں۔

سیّدنا حضورِ انور نے اپنے خطبات میں ایسی زبانوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے واقفینِ نو کو اردو، عربی، انگریزی، روسی، چینی، اٹالین، پولش، سپینش، پرتگالی، ٹرکش، کورین اور جاپانی زبانوں میں اعلیٰ مہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں سیّدنا حضورِ انور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جرمنی کی جماعت خاص طور پر اپنے واقفین کو ایسٹرن بلاک کی زبانوں یعنی ہنگیرین، رومانین، البانین، بلغارین اور چیکوسلواکین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے تیار کرے کیونکہ یہ ایسی زبانیں ہیں جن کا جرمنی سے تعلق ہے اور جرمن قوم ان سے پرانے تاریخی روابط رکھتی ہے۔

اپنے خطبات میں حضور انور نے خاص طور پر لڑکیوں کو زبانوں کے ماہرین بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے نیز یہ کہ وہ ٹائپ اور کمپیوٹر پر کام کرنا بھی سیکھیں تاکہ وہ بغیر خاوندوں سے علیحدہ ہوئے گھر بیٹھے تصانیف کا کام کر سکیں۔

اسی طرح فرمایا کہ وہ بچے جو مغربی دنیا میں پیدا ہوئے ہیں ان کے لئے ان ملکوں میں زبانیں سیکھنے کی بہت سہولتیں حاصل ہیں اس لئے ان کے والدین کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ وہ شروع سے ہی اس بات کا مصمم ارادہ کر لیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو کسی نہ کسی زبان کا ماہر بنانا ہے۔

دینی امور کے ماہرین:

وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں سیّدنا

باقی صفحہ (3) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر رسول اللہ ﷺ پر تبلیغ فرض ہے تو آپؐ کے پیچھے چلنے والے جتنے غلام ہیں سب پر اسی طرح فرض ہے

اس زمانے میں جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی نعمت عطا ہوئی ہے اور تبلیغ کے ذریعہ ہی دین کو غلبہ عطا ہوگا

آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی غیر معمولی حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مبشر رؤیا کا تذکرہ جس کا اطلاق آج کل کے زمانہ پر ہوتا ہے ۔دعا کریں کہ خدا اسے بڑی شان سے پورا فرمائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۸/ ستمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۸/ تبوک ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ. وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾۔(سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تبلیغ کا حکم دے رہی ہے اور بعض لوگ سوال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا تبلیغ فرض ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ پر فرض ہے تو آپؐ پر اکیلے پر تو فرض نہیں تھی۔ آپؐ کے پیچھے چلنے والے جتنے غلام ہیں سب پر اسی طرح فرض ہے ورنہ آنحضرت ﷺ اکیلے ہی سارا کلام تو نہیں پہنچا سکتے تھے۔ آپؐ کے صحابہ آپ کے غلام کثرت سے تبلیغ کرنے والے تھے اور آئندہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ اور تبلیغ ہی کے ذریعہ اسلام کا غلبہ ہو رہا ہے۔ پس یہ سوال بالکل بیہودہ ہے کہ فرض ہے کہ نہیں۔ لازماً اگر آنحضرت ﷺ پر تبلیغ فرض تھی تو ہم سب پر فرض ہے۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت کے متعلق کچھ باتیں بیان کرنے کے بعد پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی غلامی میں جو حفاظت عطا کی ہے اس کے کچھ واقعات سناؤں گا اور الہامات بھی۔

بنی ہاشم کے خادم عبد الحمید اپنی والدہ سے جو کہ آنحضرتؐ کی بیٹیوں کی خادمہ تھیں روایت کرتے ہیں کہ اُن سے آنحضرتؐ کی بیٹی نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ اُن سے فرمایا کرتے تھے کہ جب تم صبح کو اٹھو تو یہ دُعا پڑھو:

”پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ۔ ہر ایک طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔ جس کام کو اللہ چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جس کو نہ چاہے وہ تکمیل نہیں پا سکتا۔ مَیں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے“۔

فرمایا: پس جو کوئی یہ دُعا صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا اور جو کوئی شام کے وقت یہ دعا پڑھے گا وہ صبح ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا۔

(سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، باب ما يقول اذا أصبح)

اللہ کی حفاظت میں تو دن رات ہمیشہ لوگ رہتے ہیں۔ اس کے آگے بھی خدا تعالیٰ کی حفاظت کرنے والے فرشتے چلتے ہیں۔ اس کے پیچھے بھی چلتے ہیں رات کو بھی اور صبح کو بھی۔ لیکن یہ دعا خاص طور پر اس لئے سکھائی گئی ہے تاکہ لوگ اس دعا کی طرف توجہ کریں اور رات کو بھی اللہ کی حفاظت میں آکر سویا کریں، صبح اٹھا کریں تو شام تک اللہ کی حفاظت کے لئے دعا کیا کریں۔ یہ توجہ دلانا مقصود ہے کہ تم دعا نہیں کرو گے تو پھر تمہاری کوئی حفاظت نہیں ہو گی۔

حضرت خلیفة المسیح الاوّلؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”اس آیت پر مجھے ایک مضمون سوجھا کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ کیسے بڑے آدمی، کیسے مدبّر تھے اور بارُعب۔ حضرت عثمانؓ ایک چلتا پُرزہ قوم بنو امیّہ میں سے تھے جن میں بڑے بڑے عقلمند اور تجربہ کار تھے۔ حضرت علیؓ بڑے شجاع و بہادر تھے مگر قتل کرنے والوں نے حضرت علیؓ کو قتل کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کو مارنے والوں نے تمام صحابہ کرام کے سامنے مار دیا۔ حضرت عمرؓ کو نماز پڑھتے ہوئے ایک اکیلے شخص نے خنجر لگا دیا۔ حالانکہ وہ زمانہ اسلام کی پوری شوکت کا زمانہ تھا۔ ان لوگوں کے پاس حفاظت کے سامان بھی تھے۔ اردگرد سب خیر خواہ تھے مگر پھر بھی قتل کر ہی دیئے گئے۔ برخلاف اس کے نبی کریم ﷺ اتنی مشکلات میں، عرب کا اکثر حصہ اور اپنے پرائے دشمن۔ پھر کس تحدّی سے جاہلوں کو پیشگوئی کی جاتی ہے ”وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس“۔ اور یہ پیشگوئی پھر پوری نکلتی ہے“۔

(ضمیمہ اخبار بدر، قادیان۔ ۱۲/اگست ۱۹۰۹ء۔ حقائق الفرقان۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۱۴۔۱۱۵)

یہ حضرت خلیفة المسیح کی تحریر میں تھوڑا سا اختصار ہوتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ تین آخری خلفاء تو مارے گئے اور باوجود اس کے کہ ان کی حفاظت کے انتظامات تھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ اکیلے ہر میدان جنگ میں آگے نکلتے ہیں اور قطعاً کوئی پروا نہیں اور جب تک قرآن کریم پورا نازل نہیں ہو گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف نہیں بلایا اور اس وقت بلایا جبکہ خود آپ سے پوچھا کہ اب تیرا کیا کام ہے یہاں۔ تو اگر چاہے تو تجھے اور بھی مہلت دی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس حالت میں وفات پا گئے کہ بار بار یہ فرما رہے تھے اِلَى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، اِلَى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ ایک روایت میں ہے فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ مَیں تو اپنے اعلیٰ رفیق کے اندر جذب ہو جانا چاہتا ہوں، مجھے اب واپس بلا لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت فرمایا ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی خدا تجھ کو لوگوں سے بچائے گا۔ حالانکہ لوگوں نے طرح طرح کے دکھ دیئے۔ وطن سے نکالا، دانت شہید کیا، انگلی کو زخمی کیا اور کئی زخم تلوار کے پیشانی پر لگائے۔ سو درحقیقت اس پیشگوئی میں بھی اعتراض کا محل نہیں کیونکہ کفار کی حملوں کی علّت غائی اور اصل مقصود آنحضرت (ﷺ) کا زخمی کرنا یا دانت کا شہید کرنا نہ تھا بلکہ قتل کرنا مقصود بالذات تھا۔ سو کفار کے اصل ارادے سے آنحضرت (ﷺ) کو خدا نے محفوظ رکھا“۔(ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴)

یہی وہ دلیل ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰة والسلام کے وصال کے متعلق ہم پیش کرتے ہیں ﴿وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ......﴾ میں یہ مراد نہیں کہ وہ صلیب دیئے ہی نہیں گئے۔ مراد یہ ہے کہ صلیب کی جو علّتِ غائی تھی کہ صلیب پر آپ کو مار دیا جائے اس میں وہ ناکام ہو گئے۔ پس ﴿وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾ کا آخری نتیجہ یہ نکالا کہ ہرگز کسی قیمت پر بھی وہ حضرت مسیح کو قتل کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت ﷺ اپنی عصمت کے فکر میں خود لگتے تو ﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾ کی آیت نہ نازل ہوتی، حفاظت الٰہی کا یہی سرّ ہے“۔(البدر۔۲/دسمبر ۱۹۰۲ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی حفاظت کی فکر اس لئے نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾ کا وعدہ فرمادیا تھا۔ اس وعدہ کے ہوتے ہوئے پھر آپ کو اپنی حفاظت کی کبھی بھی کوئی فکر نہیں ہوئی۔ ہر جنگ میں، ہر خوفناک لڑائی میں، آپ سب سے آگے ہوتے تھے اور صحابہ کرام بیان کرتے ہیں کہ جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا ہم سمجھتے تھے کہ وہ سب سے بہادر ہے کیونکہ لڑائی سب سے زور سے وہاں چلتی تھی جہاں آنحضرت ﷺ ہوتے تھے۔ اور اعلان فرمادیا کرتے تھے کہ مَیں ہوں۔ اَنَا النَّبِیّ لَا کَذِبْ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ۔ تاکہ سب لوگ صحابہ کو چھوڑ کر آپ کی طرف دوڑیں اور آپ کو مارنے کی کوشش کریں۔ یہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ اس خطرناک موقع پر بھی خود آپ کی حفاظت فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر ہے البدر۔۱۶/دسمبر ۱۹۰۳ء:-

”خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے۔ وہ وعدہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا ہے۔ پس اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے، آگ ہرگز ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور ہمیں اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم خود آگ میں کودتے پھریں۔ یہ طریق انبیاء کا نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ“ کہ تم اپنے آپ کو خود دیدہ دانستہ ہلاکت میں نہ ڈالو۔ ”یہ حفاظت کا وعدہ دشمنوں کے مقابلہ پر ہے کہ اگر وہ آگ میں ہمیں جلانا چاہیں تو ہم ہرگز نہ جلیں گے“۔

پس بعض مولوی جو بڑی شوخی سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تم بھی آگ میں چھلانگ لگاؤ ہم بھی لگائیں گے وہ پہلے مجھے کہتے ہیں چھلانگ لگانے کے لئے، بعد میں خود چھلانگ کی بات کرتے ہیں۔ اور ان کو قرآن کریم کی اس آیت کا پتہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے کہ اپنے آپ کو خود ہلاکت میں ڈالا جائے۔ مگر اگر کوئی زبردستی پھینک دے تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے انڈونیشیا کے واقعات میں بیان کیا تھا کہ بار بار آگ نے آپ کے غلاموں کو جلانے کی کوشش کی مگر جلانے میں ناکام رہی۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں جو حفاظت کے وعدے دئے گئے اور کس شان سے وہ حفاظت کے وعدے پورے کئے گئے ان کے چند واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے کہ مرزا کافر ہے اور اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پس جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا وہ بہت بڑا ثواب حاصل کرے گا اور سیدھا بہشت کو جائے گا“۔

یہ تو اس زمانے کے مولوی تھے آج کل کے مولوی اور بھی ترقی کر چکے ہیں اور یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جو کسی احمدی کو مارے گا وہ جنت میں اس حال میں جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ، نعوذ باللہ خود اس کے استقبال کے لئے آگے آئیں گے۔ یہ پرانے زمانے کی جہالت اب جہالت در جہالت بن چکی ہے۔ اور آج کل تو مولویوں کی خباثت کا حال بہت ہی برا ہو گیا ہے۔ جتنی جماعت احمدیہ کو ترقی مل رہی ہے اتنا ہی مولوی حسد کی آگ میں جل کر بیچارے پاکستان کے مظلوم احمدیوں پر اور بھی زیادہ ظلم کر رہے ہیں۔ بہر حال یہ واقعہ ہے جو مفتی محمد صادق صاحبؓ کی زبان میں مَیں پیش کر رہا ہوں۔ پس اس نے یہ دعویٰ کیا کہ سیدھا بہشت میں جائے گا۔

”بہت جوش کے ساتھ اُس نے اس وعظ کو بار بار دہرایا۔ ایک گنوار ایک لٹھ ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑا اُس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس گنوار پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحبؑ کا مکان پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا“۔

اب آج کل تو ظاہری حفاظت کے لئے پوری کوشش کی جاتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی وجہ سے ہمیں خطرہ ہو سکتا ہے جو سب سے زیادہ خطرہ میں خود تھے۔ آپ کی ڈیوڑھی پر کوئی دربان نہیں ہوتا تھا اور جو چاہے گھر میں داخل ہو جاتا۔

”ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا آتا۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اور بندش نہ تھی۔ اتفاق سے اُس وقت حضرت صاحبؑ دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے اور چند آدمی جن میں کچھ مُریدین تھے اور کچھ غیر مُریدین ارد گرد بیٹھے ہوئے حضورؑ کی باتیں سن رہے تھے۔ وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقعہ تاڑنے لگا۔ حضرت صاحبؑ نے اس کی طرف کچھ توجہ نہیں کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اُس تقریر کا کچھ اثر اُس کے دل پر ہوا اور وہ لٹھ اُس کے کندھے سے اُتر کر اُس کے ہاتھ میں زمین پر آگیا اور مزید تقریر سننے کے لئے بیٹھ گیا اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحبؑ نے اُس سلسلہ گفتگو کو جو جاری تھا بند کیا اور مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضورؑ مجھے آپؑ کے دعویٰ کی سمجھ آگئی ہے اور مَیں حضورؑ کو سچا سمجھتا ہوں اور آپؑ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ مَیں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس اِرادہ سے یہاں اِس وقت آیا تھا کہ لٹھ کے ساتھ آپؑ کو قتل کر ڈالوں۔ اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپؑ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے اور مَیں سننے کے واسطے ٹھہر گیا اور آپؑ کی ان تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بیجا دُشمنی سے بھرا ہوا تھا۔ آپؑ بے شک سچے ہیں اور آپؑ کی باتیں سب سچی ہیں۔ مَیں بھی آپؑ کے مُریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے اُس کی بیعت کو قبول فرمایا“۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۱۴۔۱۵)

اب حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

”کرم دین کے مقدمہ فوجداری کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہلم جارہے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گاڑی لاہور سٹیشن پر کھڑی تھی تو لوگ حضورؑ کی زیارت کے لئے اس کثرت سے جمع تھے کہ اندازہ محال ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی منتیں کرتے تھے کہ ہمیں زیارت کر لینے دو۔ اسی اثناء میں ایک احمدی بزرگ منشی احمد دین صاحب آگے بڑھے۔ جس کھڑکی میں حضورؑ تشریف فرما تھے وہاں گاڑی کے قریب ایک گورا سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند اور آدمی حفاظت کے لئے کھڑے تھے اِنہوں نے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنی ننگی تلوار الٹی کر کے ان کے ہاتھ پر رکھ دی اور کہا کہ ہاتھ پیچھے ہٹالو۔ انہوں نے جواب دیا کہ مَیں اُن کا مرید ہوں اور مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اُس انگریز سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا کہ ہم کون ہیں۔ ہم اس وقت ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ اس وقت دوست دشمن کی تحقیقات نہیں کی جاسکتیں۔ آپ ہاتھ ہٹالیں۔ ہمارا فرض ہے کہ بٹالہ سے جہلم تک اور جہلم سے واپس بٹالہ تک بخیریت ان کو پہنچا دیں۔ اس لئے ہم کسی کو اجازت نہیں دے سکتے۔ اس واقعہ کے وقت حضورؑ کسی اَور کام میں مصروف تھے اور حضورؑ کو اس کا علم نہ تھا۔ جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو حضورؑ ہنس کر فرمانے لگے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا انتظام ہے جو اپنے وعدوں کو پورا کر رہا ہے۔ (روایات میاں معراج الدین صاحب رضی اللہ عنہ رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۹ صفحہ ۱۸۲۔۱۸۳)

اب اس میں توجہ کے لائق یہ بات ہے کہ حکومت نے جو آپ کی حفاظت کا انتظام کیا تھا یہ حکومت کی اپنی طرف سے تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرگز حکومت سے کسی حفاظت کی درخواست نہیں کی تھی۔ ساری عمر کبھی نہیں کی۔ پس اس وقت چونکہ مولویوں کا جوش بہت ہوا کرتا تھا اس لئے حکومت یہ سمجھتی تھی کہ اس سفر کے دوران میں ہماری ذمہ داری ہے لیکن بٹالہ تک اور جو بٹالہ کے بعد اصل خطرناک علاقہ شروع ہوتا تھا وہاں پہنچ کر وہ اپنی ذمہ داری سے ہاتھ کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر قادیان میں جیسا کہ مَیں نے عرض کیا ہے کوئی پہریدار، کسی قسم کا کوئی حفاظت کا انتظام نہیں۔ صبح اکیلے سیر کو جایا کرتے تھے۔ صحابہ بعد میں دوڑ دوڑ کر پیچھے سے آکر ملا کرتے تھے۔

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 2370509

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی حفاظت کا کامل یقین تھا۔ ایک ادنیٰ سا بھی شک نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ خود آپ کی حفاظت فرمائے گا۔

ایک اور واقعہ ہپناٹزم کے ماہر کا بیان کرتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں گجرات کا رہنے والا ایک ہندو ایک برات کے ساتھ قادیان آیا۔ یہ شخص علم توجہ یعنی ہپناٹزم کا ماہر تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں گیا تا کہ حضورؑ پر توجہ کا اثر ڈال کر بھری مجلس میں حضورؑ سے کوئی نازیبا حرکت کرائے جس سے لوگوں پر حضورؑ کا روحانی اور اخلاقی اثر زائل ہو جائے"۔

اس کی نیت یہ تھی کہ وہ مسمریزم کے ذریعہ آپ کے دماغ میں ڈالے کہ آپ ناچنے لگ جائیں۔ تو لوگ یہ دیکھیں گے کہ مرزا صاحب ان کے سامنے ناچنے لگ گئے ہیں تو لازماً وہ سب نفرت سے منہ پھیر لیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ تو ایک دنیاوی انسان ہے۔ تو اس نیت سے وہ بیٹھا اپنی پوری توجہ ڈال رہا تھا۔

"جب وہ مجلس میں آیا تو حضورؑ کے سامنے بیٹھ کر اپنی توجہ کا اثر حضورؑ پر خاموشی سے ڈالنا شروع کر دیا مگر حضورؑ پوری دلجمعی کے ساتھ اپنی گفتگو میں مصروف رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس شخص کے بدن پر کچھ لرزہ آیا اور اُس کے منہ سے کچھ خوف کی آواز بھی نکلی لیکن وہ سنبھل گیا اور پھر زیادہ زور کے ساتھ توجہ ڈالنی شروع کی۔ اس پر اُس نے ایک چیخ ماری اور بے تحاشا مسجد سے بھاگتا ہوا نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھی اور بعض دوسرے لوگ بھی اس کے پیچھے گئے اور اُس کو پکڑ کر سنبھالا۔ جب اُس کے ہوش ٹھکانے آئے تو بعد میں اس نے بیان کیا کہ مَیں علم توجہ کا بڑا ماہر ہوں، مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ مرزا صاحب پر توجہ ڈال کر اُن سے مجلس میں کوئی نازیبا حرکت کراؤں مگر جب مَیں نے اُن پر توجہ ڈالی تو مَیں نے دیکھا کہ میرے سامنے ایک شیر کھڑا ہے۔ مَیں اُسے اپنا وہم قرار دے کر سنبھل گیا اور دوبارہ توجہ ڈالنی شروع کی۔ اس پر مَیں نے دیکھا کہ وہ شیر میری طرف بڑھ رہا ہے جس سے میرا بدن لرز گیا مگر مَیں نے پھر اپنے آپ کو سنبھالا اور اپنی ساری طاقت اور ساری توجہ مجتمع کر کے اور اپنا سارا زور لگا کر مرزا صاحب پر توجہ ڈالی۔ اس وقت مَیں نے دیکھا کہ وہ شیر خوفناک صورت میں مجھ پر اس طرح حملہ آور ہوا ہے کہ گویا مجھے ختم کرنا چاہتا ہے۔ جس پر میرے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور مَیں مسجد سے بھاگ اٹھا"۔

(سیرۃ طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ صفحہ ۱۴۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو بھی اللہ تعالیٰ غیر معمولی خطرات سے بار بار محفوظ رکھتا تھا۔ خاص طور پر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے رخصت ہوتے وقت ان کے لئے دعا کرتے تھے۔ تو اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے متعلق اصحاب احمد میں روایت ہے:

ایک مرتبہ موسم گرما میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس چند دن قیام کے بعد قادیان سے جانے لگے تو حضورؑ کی خدمت میں اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئے۔ تو حضورؑ نے فرمایا: "آپ کبھی کبھی ملا کریں"۔ پھر سب کو شرف مصافحہ عطا کر کے فرمایا: "اچھا، خدا حافظ"۔

قادیان سے بٹالہ تک پانچ دفعہ سانپ ملے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحبؓ کے پاؤں پر بھی چڑھ گیا لیکن "خدا حافظ" کی برکت سے اللہ نے محفوظ رکھا۔

(اصحاب احمد۔ جلد ہشتم۔ صفحہ ۱۳)

اب بعض الہامات ۱۸۹۹ء سے۔ "وہ مقدمہ جو منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بنا پر دائر ہو کر عدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپور میں میرے پر چلایا گیا تھا اس مقدمہ کے انجام سے خدا تعالیٰ نے پیش از وقت مجھے بذریعہ الہام خبر دے دی کہ وہ مجھے آخر کار دشمنوں کے بد ارادے سے سلامت اور محفوظ رکھے گا اور مخالفوں کی کوششیں ضائع جائیں گی۔

سو ایسا ہی وقوع میں آیا..... قبل اس کے جو یہ مقدمہ دائر ہو۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ تم پر ایسا مقدمہ عنقریب ہونے والا ہے اور اس اطلاع پانے کے بعد مَیں نے دعا کی اور وہ دعا منظور ہو کر آخر میں بریت ہوئی۔ اور قبل انفصال مقدمہ کے یہ الہام بھی ہوا کہ "تیری عزت اور جان سلامت رہے گی۔ اور دشمنوں کے حملے جو اسی بد غرض کے لئے ہیں، ان سے تجھے بچایا جائے گا"۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹، تذکرہ صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بعض دفعہ بیماری کا بڑا شدید حملہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ جان کنی کی سی حالت پہنچ جایا کرتی تھی۔ لیکن دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو دور کر دیا کرتا تھا۔ ایسے واقعات بڑی کثرت سے صحابہ کی روایات میں درج ہیں۔ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے"۔ خدا کی وحی "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ہوتی رہی۔ فرمایا کہ اگر یہ وحی نہ ہوتی اور اللہ کا خاص حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا تو رات میں سمجھا تھا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ "اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر مَیں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو مَیں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ مَیں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ مَیں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ مَیں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر مَیں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔ "رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ"۔ اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! پس تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا، ہر ایک آفت سے نجات ہوگی"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

اس قسم کی ایک رؤیا میں نے بھی دیکھی تھی جس میں بھینسے حملہ کرتے ہیں۔ وہ تین ہی بھینسے تھے اور ایک دفعہ حملہ کیا، پھر دوسری دفعہ حملہ کیا اور پھر تیسری دفعہ حملہ کر کے جو مجھے سینگ مارنے کی کوشش کی تو مَیں اس کے سر اور سینگوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ اور اس حالت میں مَیں محفوظ جگہ پہنچا ہوں تو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اس وقت وہاں موجود تھے اور یہ آپ کے نام کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت دیا جائے گا۔ پس موت کی کئی خوفناک حالتوں سے خدا تعالیٰ نے میری بھی بار بار حفاظت فرمائی ہے۔

۲۲ر اپریل ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا: "اِنَّ اللّٰهَ حَافِظُ كُلِّ شَيْءٍ"۔ یقیناً اللہ ہر ایک چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ۔ صفحہ ۲۱۔ تذکرہ۔ صفحہ ۵۱۱)

۲۷ر جنوری ۱۹۰۵ء: "۲۷ر جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسار مبارک پر ایک آماس نمودار ہوا"۔ ایک موہکہ جیسا نمودار ہوا۔ "جس سے تکلیف بہت ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے۔ دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہوگئی۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ. يَا حَفِيْظُ. يَا عَزِيْزُ، يَا رَفِيْقُ، يَا وَلِيُّ اشْفِنِيْ"۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۴ بتاریخ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

ترجمہ اس کا یہ ہے: مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں۔ جو کافی ہے۔ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو غفور و رحیم ہے۔ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا اکریم ہے۔ اے حفاظت کرنے والے، اے غالب، اے رفیق، اے ولی مجھے شفا دے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۲۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس الہام کے بعد از خود ہی بغیر کسی علاج اور دوا کے شفا ہو گئی اور جو ابھار نکلا ہوا تھا وہ بیٹھ گیا۔

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۱۶/ اپریل ۱۹۰۶ء کا: "اِنِّیْ حَفِیْظُکَ"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ بتاریخ ۱۹/ اپریل ۱۹۰۶ء)۔

ترجمہ: مَیں تیری نگہبانی کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۱۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۲۷/ اپریل ۱۹۰۶ء کا الہام ہے:

"رَبِّ لَا تُضِیْعُ عُمُرِیْ وَ عُمُرَھَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ بتاریخ ۳/ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

"اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو۔ اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں"۔ عُمُرَھَا میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں کیونکہ ضمیر مادہ کی طرف ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے علاوہ حضرت اماں جان کے لئے بھی دعا کی توفیق ملی۔ اور اس کے نتیجہ میں حضرت اماں جان نے بعد میں بہت لمبی عمر پائی اور خدا تعالیٰ نے ہر خطرہ سے آپ کو محفوظ رکھا۔

۱۹۰۶ء کا ہی الہام ہے: "رَبِّ احْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۸ بتاریخ ۲۹/ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اے میرے رب! میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرالیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الدّار کی حفاظت کا وعدہ دیا گیا تھا اس میں آپ کو کامل یقین تھا کہ الدّار سے مراد جو روحانی دار میں ہیں وہ بھی محفوظ رہیں گے اور جو میرے گھر کی چاردیواری میں ہیں وہ بھی محفوظ رہیں گے۔ اور جب طاعون بڑی شدت کے ساتھ پھیلا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گھر صحابہ کرام سے بھر گیا۔ پہلے بھی صحابہ وہاں رہا کرتے تھے مگر اس روز تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تاکیداً فرمایا کہ اگر طاعون سے بچنا چاہتے ہو تو اس گھر میں آجاؤ۔

پھر یہ بھی الہام ہوا کہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ"۔ یعنی میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں۔ اور مَیں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدا رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔ (نزول المسیح)

اس الہام سے چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا گھر بہر حال طاعون سے کلیۃً محفوظ رہے گا اس لئے حضرت اقدس نے اپنے بہت سے احباب کو اپنے گھر میں رہنے کی دعوت دے دی۔ حضرت حافظ حکیم مولوی نورالدین صاحب، حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی حضور نے اپنے گھر میں جگہ دے دی۔ ان کے علاوہ بعض اور خاندان بھی حضرت اقدس کے گھر میں رہنے لگے مگر باوجود اس قدر اژدھام کے کسی شخص نے ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں کی اور خدا تعالیٰ نے ایسی اعلیٰ حفاظت فرمائی کہ انسان تو کیا ایک چوہا تک بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں کبھی نہیں مرا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شورِ بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا پھر میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے"۔

اور اب تو اللہ کے فضل سے یہ درخت حضرت مسیح موعودؑ کا اتنا بڑھ چکا ہے کہ کروڑہا کروڑ، اب تک قریباً بیس کروڑ احمدی ہو چکے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت کے نیچے آرام کر رہے ہیں۔

"یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں، وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اے لوگو تم خدا سے شرم کرو۔ کیا اس کی نظیر کسی مفتری کی سوانح میں پیش کر سکتے ہو۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ تم مخالفت کرتے اور میرے ہلاک کرنے کے لئے اس قدر تکلیف اٹھاتے بلکہ میرے مارنے کے لئے خدا ہی کافی تھا۔ جب ملک میں طاعون پھیلی تو کئی لوگوں نے دعویٰ کر کے کہا کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک ہو جائے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تیری حفاظت کروں گا اور طاعون تیرے نزدیک نہیں آئے گی بلکہ یہ بھی مجھے فرمایا کہ مَیں لوگوں کو یہ کہوں کہ آگ سے (یعنی طاعون سے) ہمیں مت ڈراؤ، آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے اور نیز مجھے فرمایا کہ مَیں اس تیرے گھر کی حفاظت کروں گا اور ہر ایک جو اس چاردیواری کے اندر ہے وہ طاعون سے بچا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس نواح میں سب کو معلوم ہے کہ طاعون کے حملہ سے گاؤں کے گاؤں ہلاک ہو گئے اور ہمارے اردگرد قیامت کا نمونہ رہا مگر خدا نے ہمیں محفوظ رکھا"۔ (حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۲۵۱۔۲۵۲)

اس ضمن میں مولوی محمد علی صاحب جو بعد میں لاہوری ہو گئے تھے ان کا ایک واقعہ بیان ہے۔ سلسلہ الہامات میں سب سے کچا مولوی، اس قسم کا ایک الہام مولوی محمد علی صاحب کے متعلق تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الہامات میں سے بعض دفعہ کبھی کبھی ان کو شک بھی پڑ جاتا تھا کہ یہ پورے ہونگے یا نہیں۔ اب طاعون نے اگر حملہ کیا تو مولوی محمد علی صاحب پر ہی کیا۔

"ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کو سخت بخار ہو گیا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔ جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ"۔ تب مَیں ان کی عیادت کے لئے گیا اور ان کو پریشان اور گھبراہٹ میں پاکر مَیں نے ان کو کہا کہ "اگر آپ کو طاعون ہو گئی تو پھر مَیں جھوٹا ہوں اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے"۔ یہ کہہ کر مَیں نے اُن کی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام و نشان نہ تھا"۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۵)

اور طاعون کی گٹھلی بھی پگھل کر غائب ہو گئی۔ طاعون کا حملہ تو ہوا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے بچایا۔

اب آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مبشر رؤیا بیان کرتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اب بھی اس مبشر رؤیا کو بڑی شان کے ساتھ پورا فرمائے۔

"مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ مَیں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ تو اندر باغ میں چلے گئے اور اُن کے پیچھے مَیں بھی چلا گیا۔ جب مَیں اندر گیا تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کھالیں اتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹو لین کلکتہ 70001
دکان 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش 237-0471, 237-8468

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

طاری ہوئی اور مَیں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے"۔

فرمایا: "اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مُراد ہیں جو جماعت کو مُرتد کرنا چاہتے ہیں"۔ اب اُس زمانے میں تو ایسا کوئی واقعہ نہیں آیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ رؤیا جو ہے یہ یقیناً آج کے زمانے پر اطلاق پا رہا ہے جیسا کہ آپ آگے جا کے دیکھیں گے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رؤیا بڑی شان سے پورا ہو گا۔ "اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا۔ اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا"۔

فرمایا: "یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اس کا سَر کٹا ہوا ہے۔ اس سے یہ مُراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا۔ اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔ اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہو گی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔ (ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۴۔۲۵)

آخر پر مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے آنحضرت ﷺ کی حفاظت کا وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا ہے۔ اس کا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذکر کرتے ہیں:

"آنحضرت (ﷺ) کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے کہ "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہو گا"۔

(بدر جلد ۴ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۴/ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا انجام اتفاقی انجام نہیں تھا بلکہ آپ نے شروع ہی سے کہہ دیا تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا اور دشمن آپ کے قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہو گا۔ اس طرح آپ نے دنیا کو ہوشیار کر دیا تھا کہ مَیں استثناء باب ۱۸ آیت ۲۰ کی پیشگوئی کے مطابق قتل نہیں کیا جاؤں گا کیونکہ مَیں جھوٹا نہیں بلکہ حقیقی طور پر موسیٰ کی پیشگوئی کا مصداق ہوں"۔ ('دیباچہ تفسیر القرآن' صفحہ ۷۱۔۷۲ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ ستمبر ۱۹۴۸ء)

اب یہ جو موقعہ ہے یہ بات بیان کرنے کا وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے متعلق پہلی کتابوں میں پیشگوئی تھی کہ وہ قتل نہیں کیا جائے گا تو اس سے مراد استثناء باب ۱۸ کی یہ پیشگوئی ہے کہ اس موسیٰ کی طرح تجھ پر بھی یہ وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ تیری اسی طرح حفاظت کرے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حوالے دیئے ہیں وہ اصل بائبل میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس کے ان سچے وعدوں کے مطابق ہم بھی پورے اتریں اور خدا تعالیٰ ہم سب کی بھی حفاظت فرمائے۔ خصوصاً اہل ربوہ کی حفاظت فرمائے جو بہت تنگی میں وقت گزار رہے ہیں۔

درخواست دُعا

☆ ...... میری بہن ناصرہ حق بھوبنیشور میں سخت بیمار ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے۔ بھائی مجور احمد کو اولاد کی نعمت عطا ہونے کے لئے۔ شوہر مکرم فیروز صاحب، ماں جمیلہ خاتون، بھائی امتیاز احمد، ناصر احمد، بہن شائستہ احمد اور رفعت جہاں کی صحت وتندرستی، کام کرنے والی لمبی زندگی نیز جملہ پریشانیوں کے بہترین حل کے لئے۔ اپنے بیٹے عطا، بیٹی فوزیہ بشریٰ اور اس کے شوہر اور بچوں کے لئے، بیٹی آسیہ بشریٰ اور ان کے شوہر اور بیٹی کے لئے، بیٹی فریدہ عفت اسکے شوہر اور اسکی بیٹیوں کی صحت وتندرستی دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/100 روپے) (ڈاکٹر طلعت جہاں برہ پورہ بھاگلپور بہار)

اعلان نکاح

مورخہ 20/10/01 کو مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں خاکسار نے ثروت بیگم صاحبہ بنت مکرم سراج احمد صاحب ساکن چنتہ کنٹہ کے نکاح کا اعلان -/15500 روپے حق مہر پر محمد طارق احمد صاحب ابن مکرم محمد عبدالعزیز صاحب مرحوم ساکن بہادر پورہ حیدر آباد کے ساتھ کیا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/50 روپے) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

☆ ...... عزیزہ عشرت جہاں بنت مکرم سلیم احمد صاحب فضل ساکن یادگیر کرناٹک کا نکاح عزیزم محمد فرقان حسن ابن مکرم محمد ذکریا صاحب انو ساکن یادگیر کے ساتھ مبلغ پچیس (-/25,000) ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز انچارج مبلغ حیدر آباد نے مورخہ 29/10/01 کو نصیر فنکشن ہال حیدر آباد میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ (اعانت بدر -/200 روپے) (انچارج شعبہ رشتہ وناطہ قادیان)

☆ ...... خاکسار کی بیٹی فرزانہ آفرین بنت الحاج شیخ علی احمد صاحب کیرنگ اُڑیسہ کا نکاح مکرم سرفراز احمد صاحب ولد الحاج محمد احمد صاحب چینئی کے ساتھ مورخہ 10/11/01 بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے -/65000 روپے حق مہر پر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/100) (مینجر)

☆ ...... بتاریخ ۱۰/نومبر ۲۰۰۱ء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت غلام احمد عزیز خان حیدر آباد کا نکاح عزیزم شمیم احمد صاحب ابن ریاض الدین صاحب مرحوم امروہہ کے ساتھ -/15000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شمس الدین حیدر آباد)

☆ ...... مکرم منظور احمد صاحب ندیم ابن مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم بھدرک کا نکاح مکرمہ افسانہ پروین بنت مکرم سید محمد رفیع احمد صاحب کے ساتھ بعوض حق مہر -/18,000 روپے ۱۰/نومبر کو مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان و ناظر اعلیٰ نے پڑھایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/50 روپے) (ایوب احمد مبلغ سلسلہ)

☆ ...... خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالمنان صاحب دہلی کا نکاح عزیزہ لبنیٰ راحت روبی بنت مکرم وسیم احمد صاحب فاروقی جے پور کے ساتھ -/31000 روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مورخہ 10/11/01 بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشا پڑھا۔ قارئین بدر سے رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/100) (عبدالغفار دہلی)

☆ ...... مورخہ 20/4/01 کو بڈھانوں (جموں وکشمیر) میں مکرم مولوی نذیر مشتاق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے عزیزہ فریدہ کوثر بنت مکرم محمد صادق صاحب ساکن بڈھانوں کا نکاح عزیز مکرم عبدالحمید صاحب نایک ابن مرحوم عبدالغفار صاحب نایک ساکن آسنور کشمیر سے مبلغ چالیس ہزار روپے (Rs. 40,000) حق مہر پر پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر -/50)
(سید ناصر احمد ندیم، خادم سلسلہ احمدیہ آسنور کشمیر)

بقیہ صفحہ: (2)

حضور انور نے فرمایا کہ واقفین میں سے ایک حصہ ایسا ہونا چاہئے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی امور کے ماہر بنیں مثلاً کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماہر ہوں۔ اسی طرح بعض غیر احمدی مسلمانوں سے متعلق فرقوں میں اختصاص حاصل کریں۔

موازنہ مذاہب:

اسی طرح سیّدنا حضور انور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ کچھ واقفین کو اعلیٰ تعلیم کے بعد مختلف مذاہب مثلاً عیسائیت، ہندوازم، یہودیت، اور بہائی ازم کا سپیشلسٹ بنایا جائے۔ وہ اس قابل ہوں کہ تحقیقی مقالے تحریر کر سکیں اور اپنے مضمون میں اتھارٹی ہوں۔

اساتذہ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔ایڈ / ایم۔ایڈ

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

ایسے اساتذہ جو ہائی سکول اور کالج کے درجہ پر پڑھا سکیں خصوصاً فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضیات، جغرافیہ، عربی اور انگریزی کے مضامین میں ایم۔اے یا ایم ایس سی کیا ہو۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی تعلیم کے شعبہ میں بہت کام کر سکتی ہیں۔

حضور انور نے بچیوں کو علم سکھلانے اور ان کو تعلیمی میدان میں آگے لانے کی بہت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

"بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں اور علم تو بڑھانا ہی ہے لیکن علم سکھانے کا نظام جو ہے جس کو بی ایڈ یا ایم ایڈ کہا جاتا ہے ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان میں داخل کریں آئندہ بڑے ہو کر۔ لیکن ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں شروع کریں"۔ (خطبہ جمعہ ۸/ ستمبر ۱۹۸۹ء)

زبانوں کے ماہرین یا اساتذہ میں سے ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہو گی جو آگے چل کر مختلف زبانیں سکھانے کے لئے پروگرام تیار کریں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کئے جا سکیں۔ ان زبانوں کو سکھانے کے لئے کتب اور ویڈیو کیسٹ بھی تیار کی جا سکتی ہیں۔ ایسے واقفین مختلف ملکوں کے مراکز میں لینگویج انسٹی ٹیوٹ کے قیام اور ان کے انتظامات کے لئے بھی بہت کار آمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

ریسرچ سکالرز:

آئندہ جماعت کو ایسے ریسرچ سکالرز کی بھی ضرورت ہو گی جو اعلیٰ تعلیم کے بعد ریسرچ کا تجربہ رکھتے ہوں اور سائنسی و غیر سائنسی یا کسی بھی موضوع پر ریسرچ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اس ذریعہ سے خدمتِ دین کر سکیں۔

میڈیکل:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔بی۔بی۔ایس / ایم۔ڈی / بی۔ڈی۔ایس / اعلیٰ تعلیم کے ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

واقفینِ نو کو ایسے ڈاکٹر بنانے کی کوشش کریں جو جماعت کے ہسپتالوں میں بطور جنرل فزیشن، سرجن، مختلف امراض اور دندان سازی کے ماہرین کے طور پر کام کر سکیں۔ میڈیکل کے بہت سے شعبے ہیں اور ہر شعبہ کی اپنی اہمیت ہے۔ جماعت کو ہر میدان کے ماہرین کی ضرورت ہو گی۔

اس سلسلہ میں سیّدنا حضور انور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جماعت کو خدمت کے میدان میں لیڈی ڈاکٹرز کی بہت ضرورت ہے اور بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں۔ اس لئے احمدی بچیوں کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خواتین ڈاکٹروں کو خدا تعالیٰ اگر توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں اور بہت گہرا اثر چھوڑ سکتی ہیں اور اس رستے سے پھر وہ اسلام کا پیغام دینے میں بھی دوسروں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اس لئے احمدی خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئیں۔" (خطبہ جمعہ ۸/ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ہومیوپیتھی:

متوقع تعلیمی معیار: باقاعدہ مستند کورس کے ساتھ حاصل کردہ ڈگری

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

دنیا بھر میں یہ طریق علاج مقبول ہو رہا ہے اور اس کے باقاعدہ ڈگری کورسز کروائے جاتے ہیں۔ سیّدنا حضورِ انور کی ذاتی دلچسپی اور توجہ سے یہ طریق علاج جماعت میں بھی بہت مقبول اور رائج ہو چکا ہے۔ مختلف ممالک میں ڈسپنسریاں قائم ہو چکی ہیں اور ان سے بہت استفادہ کیا جا رہا ہے۔ آئندہ جماعت کو باقاعدہ مستند تربیت یافتہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہو گی جو اس کام کو آگے بڑھا سکیں اور دنیا کی خدمت کر سکیں۔

نرسنگ:

متوقع تعلیمی معیار: نرسنگ کے ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

جنرل نرسنگ، مڈوائفری اور اپریشن تھیٹر میں کام کرنے کا تجربہ اور اہلیت۔

میڈیکل ٹیکنیشن:

متوقع تعلیمی معیار: مختلف ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

احمدیہ ہسپتالوں اور کلینک میں کام کرنے کے لئے ریڈیوگرافر، فزیوتھراپسٹ اور لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہو گی۔

فارماسسٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔ فارمیسی۔

موزوں مردوں اور عورتوں کے لئے

مختلف ممالک میں جماعت کے ہسپتالوں میں فارمیسی اور ادویات کے کام کو سنبھالنے کے لئے فارماسسٹس کی بھی ضرورت پڑے گی۔ اس لئے واقفین کو اس شعبہ کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

کمپیوٹر کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری / ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کمپیوٹر اور نئی ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے اور آئندہ زمانوں میں بے شمار ماہرین کی ضرورت ہو گی جو مختلف قسم کے پروگرام تیار کر کے جماعتی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ کمپیوٹر کی کئی شاخیں ہیں مثلاً سافٹ ویر، ہارڈ ویر اور ڈیزائین گرافکس وغیرہ اس لئے کمپیوٹر کے مختلف کاموں کے ماہرین کی ضرورت ہو گی۔

پرنٹرز:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ / ڈگری۔

موزوں: مردوں کے لئے۔

اشاعت جماعت کا ایک نہائت اہم شعبہ ہے۔ کتب اور لٹریچر کی معیاری چھپائی کے لئے ایسے تعلیم یافتہ واقفین کی ضرورت ہو گی جو فنی مہارت کے ساتھ جماعت کے مختلف ممالک میں قائم شدہ یا آئندہ قائم ہونے والے پرنٹنگ پریسوں کو اعلیٰ طریق پر چلا سکیں۔

براڈکاسٹنگ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ / ڈگری۔

موزوں: مردوں / عورتوں کے لئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا بھر میں MTA کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ اور ترقی کرے گا تو اس وقت ایسے واقفین کی ضرورت ہو گی جو پیشہ ورانہ صلاحیت کے ساتھ براڈکاسٹنگ اور ٹیلی ویژن اور ویڈیو گرافی سے متعلقہ امور کو جدید تقاضوں کے مطابق چلا سکیں۔ یہ بھی بہت وسیع میدان ہے۔ اس میں تیزی سے نئی ضرورتیں سامنے آ رہی ہیں اور جماعت کو فوری طور پر ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ریکارڈنگ، سکرپٹ رائیٹنگ، نیوز ریڈنگ، دستاویزی فلموں کی تیاری اور انٹرویو کرنے والے نیز سیٹلائٹ کمیونیکیشن کے ماہر ہوں۔

جرنلزم:

متوقع تعلیمی معیار: ایم اے۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

جماعتی اخبارات، رسالہ جات، اشاعت اور پریس کے متعلقہ امور کو بہترین خطوط پر چلانے والے، اچھا تصنیفی کام کرنے والے جرنلسٹ بھی جماعت کو چاہئیں۔ اس لئے واقفینِ نو کو جرنلزم اور اس کے مختلف شعبوں میں بھی مہارت حاصل کرنی چاہئے۔

اکاؤنٹنٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی کام / ایم کام۔

اکاؤنٹس کے ماہرین جو جماعت کے مالی نظام کے لئے کام کر سکیں۔

آرکیٹیکٹ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو دنیا بھر میں جماعت کی مساجد، ہسپتالوں اور دیگر عمارات کے ڈیزائن اور ان سے متعلقہ امور میں خدمت بجا لا سکیں۔

بزنس ایڈمنسٹریشن:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو مارکیٹنگ اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جماعت کی کتب اور لٹریچر کی فروخت اور ہسپتالوں اور سکولوں وغیرہ کی پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن کے متعلقہ امور کی نگرانی کر سکیں۔

زراعت:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

افریقہ کے ممالک میں یا جہاں بھی آئندہ جماعت کو ضرورت ہو ایسے واقفین درکار ہوں گے جو مختلف پراجیکٹس پر کام اور نگرانی کر سکیں۔

ماہرینِ آثارِ قدیمہ:

سیّدنا حضورِ انور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ واقفین میں سے ایسے بھی ہونے چاہئیں جو آثارِ قدیمہ کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم اور تجربہ حاصل کریں اور قرآن مجید کے کلام اور نور کی روشنی میں اس مضمون کو لیں اور دنیا پر قرآن اور اسلام کی برتری ثابت کریں۔

انجینئرز:

یہ بھی ایک بہت وسیع میدان ہے۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے نتیجہ میں سول اور الیکٹریکل انجینئرز کی ضرورت ہو گی جو جماعت کی مساجد، عمارات اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے کام کو سنبھال سکیں۔ اسی طرح الیکٹرونکس کے ماہر انجینئرز کی بھی ضرورت ہو گی جو جماعت کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے یہ عمومی رہنمائی ہے۔ ہر ملک میں واقفین کی رہنمائی کے لئے قائم کریئر پلاننگ کمیٹیاں جماعت کے عالمی و ملکی تقاضوں اور بچوں کے رجحانات اور استعدادوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مزید مشورہ دے سکتی ہیں۔ والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے سنجیدگی سے سوچنا شروع کریں کہ ان کے بچوں نے کس نہج پر تعلیم حاصل کرنی ہے اور کس رنگ میں اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے صرف کرنی ہے۔ اس تیاری میں یہ خیال کر کے دیر نہ کریں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں جب بڑے ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔ ابھی سے دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کریں اور پھر اپنی پوری سعی کے ساتھ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ کرے تمام والدین جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے اس ذمہ داری سے اس رنگ میں عہدہ برآ ہوں کہ ان کے بچے ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمناؤں اور والدین کی خواہشات کے مطابق نافع وجود بن کر خدمتِ اسلام و خدمت بنی نوع انسان میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہوں اور خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر پڑ رہی ہوں آمین۔

خطہ کشمیر کی ایک مایۂ ناز علمی شخصیت

﴿دوست محمد شاہد مورخ احمدیت﴾

کشمیر کی شہرہ آفاق اور مردم خیز وادی میں جو گرانمایہ اور مایہ ناز شخصیتیں پیدا ہوئیں ان میں حضرت پیر غلام احمد صاحب مہجور (ولادت ۲۲ جون ۱۸۸۸ء وفات ۱۹ اپریل ۱۹۵۲ء) کا درجہ بہت بلند ہے۔ جو اپنے عہد کے نامور مورخ و مصنف اور نہ صرف فارسی اور اردو کے قادر الکلام شاعر تھے بلکہ کشمیری زبان کے صف اوّل کے سخنوز بھی تھے جنہوں نے کشمیری ادب کے دامن کو ادبی علمی اور انقلابی جواہر ریزوں سے بھر دیا اور اس زبان کی چمک دمک ایسی دوبالا ہو گئی کہ یہ زبان بھی دوسری ہمعصر زبانوں سے ہمسری کرنے لگی۔

حضرت پیر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے آپ کا نام مبائعین کی فہرست میں اخبار الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۶ پر قصبہ ترال کی سکونت کے حوالہ سے شائع شدہ ہے ۔شرف بیعت حاصل کرنے کے بعد آپ حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں کچھ عرصہ قادیان دارالامان کی برکات سے بھی مستفید ہوئے اور اس دوران اخبار بدر قادیان کے محرر دفتر کے فرائض بجا لانے کی سعادت پائی جس کے بعد آپ اسی مقدس دور میں دیار حبیب کی روحانی علمی اور دینی یادیں اپنے سینہ سے سجائے اور دل میں بسائے اپنے پیارے وطن تشریف لائے اور اس حسین و جمیل خطہ کو علم و ادب کے نور سے منور کرنے میں سر تاپا جہاد بن گئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے وصال (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) سے قریباً ایک سال قبل اخبار بدر ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۵ کالم ۳ پر ۲۰ اشعار پر مشتمل آپ کی ایک فارسی نظم شائع ہوئی جس میں مہدی دوران کی آمد اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نہایت پر کیف اور وجد آفریں انداز میں تذکرہ کیا گیا تھا

اس پر جوش نظم کے آخر میں یہ الفاظ درج تھے "خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگند چھراٹ سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دارالامان"

آپ نے اپنی چونسٹھ سالہ زندگی میں بہت سی یادگار علمی خدمات انجام دیں۔ آپ کا شمار اُن مشاہیر کشمیر میں ہوتا ہے جن کے مداحوں کا سلسلہ بہت وسیع ہے اور چوٹی کے علمی و ادبی حلقوں نے آپ کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل چند آراء و تاثرات سے عیاں ہو جائے گا۔

مورخ کشمیر مولانا محمد الدین فوق

مورخ کشمیر مولانا محمد الدین فوق اپنی مشہور کتاب تواریخ اقوام کشمیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

"سری نگر کے پیرزادگان میں ٹنگی کدل کے پیرزادہ منشی غلام احمد مہجور پیری مریدی کا سلسلہ ترک کر کے ایک عرصہ سے محکمہ بندوبست میں نامور پٹواری کی حیثیت سے مشہور ہیں نہایت علم دوست اور ذی علم ہیں فارسی شاعری کے علاوہ اردو شاعری میں بھی بہت اچھا شعر کہتے ہیں ذوق سخن کے علاوہ فن تاریخ سے بھی آپ کو بیحد دلچسپی ہے کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں حیات رحیم چھپ چکی ہے۔ ایک کتاب آپ نے پٹواریوں کے متعلق پٹواری کے نام سے لکھی ہے جو ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ لیکن ان سب سے فائق اور مفید تر کتاب جو آپ نے ترتیب دی ہے وہ شعرائے کشمیر کا تذکرہ ہے جس کی دو تین جلدیں راقم مؤلف کی نظر سے بھی گزر چکی ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب بھی اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکتی آپ کے پاس پرانی قلمی کتابوں کا بھی کافی ذخیرہ ہے انہی قدیم کتب اور اسی تذکرہ کے سلسلہ میں ترجمان حقیقت ڈاکٹر اقبال ایم اے پی ایچ ڈی بیرسٹرایٹ لاء اور نواب حبیب الرحمٰن خان عرفانی سابق صدر الصدور امور مذہبی (حیدر آباد دکن) سے بھی آپ کی خط و کتابت رہی ہے بلکہ علامہ سر اقبال نے آپ کو ایک مرتبہ لاہور بلوایا بھی تھا لیکن آپ بوجہ عدیم الفرصتی آنہ سکے تھے"۔ (جلد اوّل صفحہ ۳۴۶۔ ۳۴۷ طبع سوم ناشر ویری ناگ پبلشرز۔ میر پور۔ بار سوم مارچ ۱۹۹۱ء بار اوّل ۱۹۱۴ء)

جناب حبیب کیفوی

مرکزی اردو بورڈ۔ ا۔اے گلبرگ لاہور کے زیر اہتمام اپریل ۱۹۷۹ء میں "کشمیر میں اردو" کے نام سے ایک نہایت اہم تالیف شائع کی گئی جو بلا مبالغہ کشمیری ادب کی ایک دلآویز دستاویزی روداد ہے جس میں مشہور اور اہم ہستیوں کی نگارشات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کے مولف و محقق برصغیر کے مشہور اہل قلم جناب حبیب کیفوی ہیں جنہوں نے اپنی روشن خیالی اور ادب نوازی کے ذوق سلیم کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی کتاب میں حضرت مولانا نور الدین بھیروی حاجی الحرمین ناسنور کے ممتاز احمدی خاندان کے چشم و چراغ جناب عبد الغفار صاحب ڈار مدیر اصلاح (حال راولپنڈی) جناب مرحوم مولانا عبد الواحد صاحب مدیر اوّل اصلاح (سرینگر) قریشی محمد اسد اللہ صاحب مرحوم فاضل مربی سلسلہ اور جناب میر غلام احمد کشفی صاحب مرحوم کی علمی خدمات کا بھی خصوصی تذکرہ فرمایا ہے آپ اپنی اس گرانقدر کتاب کے صفحہ ۵۲۰ تا ۵۲۶ پر حضرت پیر غلام احمد صاحب مہجور کے علمی و فکری کارناموں کا تعارف کراتے ہوئے رقم فرماتے ہیں۔

"۱۸۸۵ء میں کشمیر کے ایک گاؤں مترگام میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار پیر عبداللہ شاہ سے جو عربی اور فارسی کے فاضل تھے حاصل کی۔ اس کے بعد سکول میں داخل ہوئے لیکن مڈل سے آگے نہ بڑھے پھر کشمیر سے امرتسر اور دوسرے شہروں میں چلے گئے۔ جہاں محنت مزدوری کرتے اور سیر و تفریح میں مصروف رہتے۔ بچپن ہی سے شاعری سے لگاؤ تھا۔ جس شہر میں بھی ہوتے وہاں کی شعری مجلسوں میں شرکت کرتے ابتدا میں انہوں نے فارسی میں شعر کہنے شروع کئے اور ہندوستان کی نامور شخصیتوں سے ملے اور بقول میر عبدالعزیز علامہ شبلی سے بھی ان کی ملاقات ہوئی اور مولانا شبلی ان کی شاعری کی اٹھان سے متاثر ہوئے۔ فارسی میں شعر گوئی کے بعد اردو میں بھی انہوں نے طبع آزمائی کی۔ ۱۹۰۸ء میں کشمیر واپس چلے گئے تو چوہدری خوشی محمد ناظر ان دنوں کشمیر کے گورنر تھے انہوں نے مہجور کی شاعرانہ صلاحیتوں کو پہچانا اور انہیں محکمہ مال میں ملازم رکھ لیا۔

مہجور کچھ عرصہ اردو میں شعر کہتے رہے لیکن کوئی مقام پیدا نہ ہو سکا انہوں نے محسوس کیا کہ اپنی مادری زبان کشمیری میں اگر وہ شعر کہیں تو ان کی کامیابی یقینی ہے چنانچہ انہوں نے کشمیری کو وسیلہ اظہار بنایا ریاست میں مسلمانوں کے ساتھ جو بے انصافیاں ہو رہی تھیں اور ان کے اہل وطن جس مفلوک الحالی میں زندگی بسر کر رہے تھے اس نے مہجور کو تڑپا دیا اور وہ کشمیری کے آتش بیان شاعر کی حیثیت سے ابھرے اور اپنے آتشیں نغموں سے جہاں ڈوگرہ حکومت کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کیا وہاں عوام کے دلوں کی دھڑکنوں کو بھی تیز کر دیا۔ کشمیری میں لکھے ہوئے ان کے نغمے آج بچے بچے کی زبان پر ہیں کشمیری زبان میں ان کی شاعرانہ صلاحیتیں پورے عروج پر ہیں لیکن یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ فارسی یا اردو میں شعر کہنے سے انہیں وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے جو کشمیری زبان میں آج ان کیلئے مخصوص ہے۔۔۔ جون ۱۹۵۳ء میں یہ انقلابی شاعر ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گیا۔ پروفیسر صاحبزادہ حسن شاہ صاحب شکریے کے مستحق ہیں جنہوں نے مہجور کے چند اردو شعر مہیا کئے جو تبرک کے طور پر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آنکھ نرگس کی کھلی سنبل نے زلفیں کھول دیں
ہے گلِ بادام مستِ لذتِ جامِ نشاط
سبزہ نوخیز پر رقصِ عروسِ نوبہار
جھومتا پھرتا ہے گویا بادہ آشامِ نشاط

☆......☆

کشمیر کے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

شکستہ حالی بغداد پر ہے نوحہ خواں سعدی
ہے اندلس کے لئے اقبال محو مرثیہ خوانی
مدار زندگی مہجور ہے امید پر میرا
اس سوزن سے ہے چاکِ گریباں کارنواب بھی

☆......☆

راہِ حیات میں ہیں مقامات پر خطر
کتنے ہی اپنے زادِ سفر کو لٹا گئے
وہ مائل جفا رہے ہم طالب وفا
مہجور اپنے فرض کو دونوں نبھا گئے

☆......☆

کھل گیا رازِ حقیقت وا ہوئی جب چشم دل
ہر مکاں اس کا تھا جس کو لامکاں سمجھا تھا میں
نغمہ بلبل سراپا درد کی آواز تھا
جس کو تمہید بہار گلستاں سمجھا تھا میں

☆......☆

جس دن سے ہو گیا ہوں ترے آستاں سے دور
سمجھا ہوں اپنے آپ کو کون و مکاں سے دور
کب غم رہے ہیں میرے دل ناتواں سے دور
کب بجلیاں گری ہیں مرے آشیاں سے دور

☆☆

جلوۂ حق کہاں نہیں، جلوۂ حق ہے ہر جگہ
اپنی نگاہ شوق کو وقفِ تلاش یار کر

☆......☆

ہوئے رسوا بہت دنیا کے ہاتھوں
نہ چھوٹا ہاتھ سے دامن کسی کا
کہاں دل اور کہاں انکی تجلی
اندھیرا اور طالب روشنی کا
کریں ہم احترام آدمیت
یہ ہے مہجور منشا زندگی کا

☆......☆

قطعات

اہل سیرت ہی صرف ہیں انساں
ہیں کسی رنگ میں کہیں ابھی ہیں
ورنہ صورت میں آدمی کتنے
ننگ آدم ہیں ننگ دیں بھی ہیں

☆......☆

دورِ انصاف اب بھی ہے غائب
ظلم کی صبح و شام آج بھی ہے
آدمیت کی اب بھی ہے تذلیل
ابن آدم غلام آج بھی ہے

☆......☆

حصولِ زر بنایا اپنا مقصد جب مورخ نے
بدل کر واقعات دہر کو کچھ اور کر ڈالا
حقائق پردۂ اسرار میں سب ہو گئے مخفی
سیاست نے جہاں تاریخ پر اپنا اثر ڈالا

مہجور صاحب نے سیاسی نظمیں بھی لکھی ہیں اور مناظر کی بھی عکاسی کی ہے۔ وطن کی ''سرزمین'' ان کی ایک بڑی اچھی اور طویل نظم ہے جس میں کشمیر کے تمام قابل دید مقامات کے نام گنائے گئے ہیں۔

مگر صد حیف اجڑا گلشن اسلام کشمیر میں
کوئی کرتا نہیں جز آب شبنم اشک افشانی
مٹایا ملت بیضا نے جس باطل پرستی کو
تعجب ! قبۂ اسلام میں اس کی فراوانی
زباں پر نام حق دل میں بتان شوخ کی الفت
جو کفر از کعبہ ہر خیزد کجا ماند مسلمانی

جناب سید مظفر حسین صاحب برنی ۸ لودی اسٹیٹ نئی دہلی

بھارت کے شہرہ آفاق ادارہ ''اردو اکیڈمی'' دریا گنج نئی دہلی کی طرف سے ''کلیات مکاتیب اقبال'' کی دو ضخیم جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں جو ملک کے نامور دانشور جناب سید مظفر حسین برنی کی محنت شاقہ کا شاندار اور شیریں ثمر ہے جس پر اکیڈمی جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔

جناب مظفر حسین برنی نے کلیات کی جلد دوم صفحہ ۳۹ پر شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال کے قلم سے حضرت مہجور کاشمیری کے نام لاہور سے ۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء کو لکھے ہوئے ایک مکتوب کا عکس شائع کیا ہے۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال نے تحریر فرمایا

لاہور ۱۲ مارچ ۲۲ء

مکرم بندہ السلام علیکم

مجھے یہ معلوم کرکے کمال مسرت ہوئی کہ آپ تذکرہ شعرائے کشمیر لکھنے والے ہیں میں کئی سالوں سے اسے لکھنے کی تحریک کر رہا ہوں مگر افسوس کسی نے ادھر توجہ نہ کی آپ کے ارادوں میں اللہ تعالیٰ برکت دے۔ افسوس ہے کشمیر کا لٹریچر تباہ ہوگیا۔

اس تباہی کا باعث زیادہ تر سکھوں کی حکومت اور موجودہ حکومت کی لاپرواہی اور نیز مسلمانان کشمیر کی غفلت ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ وادی کشمیر کے تعلیم یافتہ مسلمان اب بھی موجودہ لٹریچر کی تلاش و حفاظت کیلئے ایک سوسائٹی بنالیں ؟ ہاں شعرائے کشمیر لکھتے وقت مولانا شبلی کی شعر العجم آپ کے پیش نظر رہنی چاہئے محض حروف تہجی کی ترتیت سے شعرا کا حال لکھ دینا کافی نہ ہوگا۔ کام کی چیز یہ ہے کہ آپ کشمیر میں فارسی شعر کی تاریخ لکھیں۔

مجھے یقین ہے کہ ایسی تصنیف نہایت بار آور ہوگی اور اگر کبھی خود کشمیر میں یونیورسٹی بن گئی تو فارسی زبان کے نصاب میں اس کا کورس میں ہونا یقینی ہے میرا عقیدہ ہے کہ کشمیر کی قسمت عنقریب پلٹا کھانے والی ہے امید ہے کہ جناب کا مزاج بخیر ہوگا میرے پاس کوئی مسالہ تذکرہ شعرا کیلئے نہیں ہے ورنہ آپ کی خدمت میں ارسال کرتا۔ والسلام

محمد اقبال لاہور

آگے چل کر جناب جعفری صاحب نے اسی جلد دوم کے صفحہ ۱۰۴۴-۱۰۴۵ پر پیرزادہ غلام احمد مہجور کشمیری ۱۳۰۵ھ / ۱۹۵۲ء کے جلی عنوان سے سپرد قلم فرمایا ہے۔

''کشمیری زبان کے مشہور شاعر پیرزادہ غلام احمد مہجور موضع تری گام میں ۱۲ شوال ۱۳۰۵ھ کو پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ قصبہ ترال کے ایک مکتب میں فارسی کے درس لئے اور سری نگر میں اردو کی تعلیم حاصل کی لیکن تکمیل نہ ہوسکی۔ اسی دوران امرتسر آگئے اور وہاں خوش نویسی کا فن سیکھا اور قادیان کے اخبار سے بحیثیت کاتب وابستہ ہوگئے۔ اسی زمانے میں منشی محمد دین فوق نے لاہور سے ایک رسالہ کشمیری میگزین جاری کیا۔ مہجور لاہور چلے آئے۔ تین چار سال تک رہ کر ۱۹۰۸ء میں کشمیر واپس آگئے پیری مریدی کے موروثی پیشہ کی جانب میلان نہ تھا چنانچہ محکمۂ بندوبست لداخ میں شجرہ کش کی حیثیت سے ملازم ہوگئے۔ جہاں اس وقت اردو کے مشہور شاعر خوشی محمد ناظر افسر بندوبست تھے دو سال کے بعد والد کے انتقال پر گھر واپس آگئے اور ملازمت چھوڑ دی۔ کافی جدوجہد کے بعد کشمیر کے محکمہ بندوبست میں پھر ملازم ہوگئے اور عمر بھر پٹواری کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ اس عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ ۹ / اپریل ۱۹۵۲ء کو انتقال کیا...... پر سرکاری اعزاز کے ساتھ سری نگر میں حبہ خاتون کے مزار (اتھ واجن) کے متصل دفنایا گیا۔

مہجور کو حسنِ اتفاق سے بچپن سے ہی شاعرانہ ماحول میسر آگیا تھا مولانا شبلی نعمانی محمد دین فوق اور علامہ اقبال سے ملاقاتیں کرنے کی بدولت ان کی شاعرانہ طبیعت کھل اٹھی۔ شروع میں فارسی اور اردو میں طبع آزمائی کرتے رہے لیکن بعد میں کشمیری زبان میں شعر کہنے لگے حبہ خاتون اور رسول پیر کا تتبع کیا۔ لیکن ان کے محدود روحانی مسلک پر اکتفا نہ کی۔ انہوں نے کشمیری زبان وادب میں وطنی اور قومی شاعری کے نئے دور کا آغاز کیا۔ مہجور کا دیوان محمد یوسف ٹینگ سکریٹری کلچرل اکیڈمی نے مرتب کیا ہے۔

ماخذ بصد شکریہ
ڈاکٹر مرغوب بانہال صدر شعبہ کشمیری
کشمیر یونیورسٹی سری نگر۔

قسام ازل کی فیاضی

بعض تسامح سے قطع نظر مندرجہ بالا چند افکار وتاثرات سے یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ قسامِ ازل کی فیاضی نے حضرت مہجور کاشمیری کو حقیقۃً مقبولیت وشہرت کے علمی آسمان پر ایسی غیر معمولی رفعت بخشی جس کے سامنے ہمالیہ کی بلند ترین مادی چوٹیوں کی بھی کوئی نسبت نہیں۔

☆ ☆ ☆

نماز جنازہ

مورخہ ۲۰۰۰-۵-۲۴ بروز بدھ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب ادا کی:

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد اکبر صاحب ۲۰ مئی کو مڈل سیکس ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۴۹ سال تھی۔ مرحومہ نے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب مکرم مرزا عبدالوحید صاحب کی بھانجی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

۱-مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (آف سیالکوٹ) ابن محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مورخہ ۲۲ مئی ۲۰۰۰ء کو عدالت میں جماعتی خدمات بجالاتے ہوئے دل کا حملہ ہوا اور شام کو ہسپتال میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۲۵ مئی ۱۹۳۰ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۱۹۵۳ء میں وکالت شروع کی اور ۵۷ء کو محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب مرحوم کی بیٹی محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سے شادی ہوئی۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا جو تینوں شادی شدہ ہیں اپنے پیچھے یادگار چھوڑے ہیں۔

جماعتی خدمات: ۱۹۷۴ء کے پر آشوب فسادات کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو طلب فرمایا اور افراد جماعت پر قائم ہونے والے مقدمات کی پیروی پر آپ کو مقرر فرمایا۔ بہت ہی اہم مقدمات میں ان کی قانونی معاونت جماعتی تاریخ کا اہم اور روشن باب ہے۔

موصوف نائب امیر ضلع سیالکوٹ اور ممبر تحریک جدید بھی رہے۔ جلسہ سالانہ انگلستان میں دو مرتبہ جماعت کی طرف سے بطور نمائندہ شامل ہوئے۔

خواجہ صاحب کی زندگی ایک نمازی کی زندگی تھی اور آپ کی موت عملاً ایک شہید کی موت تھی۔ یعنی آپ اس موت میں ہمیشہ کی زندگی پاگئے۔ بلاشبہ یہ وفات ان پے بہ پے زخموں کی وجہ سے ہوئی جو آپ نے خدمت دین کے دوران ایک وحشی کے خنجر سے اپنے ہاتھوں، سینے اور پیٹ میں کھائے تھے۔ پس انہی کی وجہ سے آپ کو یہ شہادت ایک لمبا عرصہ ان کا دکھ سہتے ہوئے مگر اُن کے باوجود مسلسل اسیرانِ راہِ مولیٰ کی خدمت بجالاتے ہوئے عطا ہوئی۔ اللہ ان کو غریقِ رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

۲-مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب سابق مبلغ ہالینڈ

آپ ۱۰ مئی ۲۰۰۰ء کو ہالینڈ میں بعمر ۶۹ سال وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ نے بطور مبلغ انچارج ہالینڈ اور بلجیئم، اسی طرح مرکز میں معتمد خدام الاحمدیہ اور ۷۲-۱۹۷۱ء میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

۳-مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد:

ربوہ میں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے بطور مربی میر پور سندھ میں طویل عرصہ تک خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ آپ فیصل آباد کے مربی رہے اور وقفِ جدید میں بھی کام کیا۔ انتہائی مخلص، فدائی، ہر کسی کے کام آنے والے۔ منکسر المزاج، سادہ طبیعت انسان تھے۔

۴-مکرم نثار احمد خاں صاحب مربی سلسلہ ملتان۔

آپ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے جارہے تھے کہ راستہ میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں شدید زخمی ہوگئے۔ نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے۔ بالآخر وہیں ۲۴/ اپریل کو بعمر ۴۹ سال وفات پاگئے۔ آپ نے ڈسکہ، بہاولپور، میانوالی، لودھراں اور ملتان میں بطور مربی خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۵-مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مرزا غلام اللہ صاحبؓ والدہ عبدالمنان قریشی مانٹریال۔

۹۱ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

درخواست دُعا

مکرم محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ، مکرم انور احمد صاحب چنتہ کنٹہ، عبدالقادر شمس صاحب چنتہ کنٹہ، مکرم محمود احمد صاحب رفیع چنتہ کنٹہ، مکرم وسیم احمد صاحب چنتہ کنٹہ، مکرمہ عطیہ بیگم صاحبہ چنتہ کنٹہ، مکرم عبدالشکور صاحب ناصر چنتہ کنٹہ، مکرم محمد رشید صاحب مبلغ چنتہ کنٹہ اعانت بدر ادا کرتے ہوئے صحت و تندرستی دینی و دنیاوی ترقیات جملہ نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حبیب الرحمٰن صاحب مبلغ بھوٹان کو ۲/ نومبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور انور نے ''ھبۃ الرحمٰن'' تجویز فرمایا ہے۔ بیٹی وقف نو میں شامل ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین! (اعانت بدر -/100 روپے)

(ایوب علی مبلغ سلسلہ ہریانہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم عبدالخالق صاحب ابن محترم عبدالطیف صاحب آف سردار نگر حال مقیم مراد آباد صدر جماعت احمدیہ کا انتقال بتاریخ ۲۲/ اکتوبر ۲۰۰۱ء بروز پیر ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد مرحوم کے درجات کی بلندی جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے و پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(شاہد احمد ابن عبدالخالق صاحب مرحوم)

قبولیت دُعا کی انمول ساعتیں

یوں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے ہر وقت اور ہر آن کھلے ہوئے ہیں، انسان میں بندگی کا احساس اور مانگنے کا سلیقہ ہو تو مالکِ حقیقی ہر وقت اپنے بندوں کی دُعائیں سنتا اور اُن کی مرادیں برلاتا ہے۔ لیکن شب و روز کے اس نظام میں بعض گھڑیاں ایسی آتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اور ان گھڑیوں میں دل کی لگن کے ساتھ جو کچھ مانگ لیا جائے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مل ہی جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ بعض خاص اوقات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خصوصی ہوائیں چلتی ہیں اور ہر کس و ناکس کا دامن بھر جاتا ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ رحمتِ خداوندی کی ان ہواؤں کا موسم بہار ہے۔ اس مہینے میں رحمت کی گھٹائیں جھوم جھوم کر برستی ہیں، بندوں کی مغفرت کیلئے بہانے تلاش کئے جاتے ہیں اور قدم قدم پر دُعاؤں کی قبولیت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مہینہ دُعا کی قبولیت کا مہینہ ہے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس میں انسان دُعاؤں کی کثرت رکھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگتا رہے۔

رمضان کی راتوں میں تراویح اور تہجد کے بعد دُعا کا خاص وقت ہے ان اوقات میں دُعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب گار سامنے آ۔ اور اے برائی کے طلب گار پیچھے ہٹ! اس کے بعد وہ فرشتہ آواز لگاتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ جس کی مغفرت کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ جس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی مانگنے والا؟ جس کا سوال پورا کیا جائے۔ اور یہ سلسلہ ہر رات جاری رہتا ہے۔

ان مبارک و مسعود ساعتوں میں ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ رمضان کی دُعاؤں کو صرف اپنی ذات کی حد تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے علاوہ اپنے عزیزوں، دوستوں، ملک و ملت اور خاص طور پر سارے عالم میں غلبہ اسلام و احمدیت کیلئے درد دل کے ساتھ۔ دُعائیں کریں اور اپنی گریہ وزاری سے عرش کو ہلادیں۔ کیونکہ

تدبیر کے زیر دست تقدیر درخشاں ہوتی ہے
قدرت بھی مدد فرماتی ہے جب کوشش انساں ہوتی ہے

اسلام اور احمدیت کی ترقی و غلبہ کیلئے حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۴۴ء میں جو زریں اصول ہمیں بتایا تھا وہ آج بھی تمام احمدیوں کیلئے مشعل راہ ہے اور اس پر خاص طور پر اس ماہ مبارک میں پابندی سے عمل کرنا ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ آپ نے فرمایا... احمدی نمازیں سنوار کر اور باجماعت پڑھیں اور روزانہ کم از کم بارہ دفعہ تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کا التزام کریں۔ چنانچہ فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

فرماتے ہیں دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمٰن کو بہت پیارے ہیں۔ زبان پر بڑے ہلکے ہیں۔ عالم، جاہل، عورت، مرد، بوڑھا، بچہ، ہر شخص ان کلمات کو آسانی سے ادا کر سکتا ہے... جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح و تحمید اور تکبیر کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں تسبیحوں میں سے یہ تسبیح آپ نے بڑی اہم قرار دی ہے۔ پس میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ ہر احمدی کم سے کم بارہ دفعہ دن میں یہ تسبیح روزانہ پڑھ لیا کرے۔ وہ چاہے تو سوتے وقت پڑھ لے... چاہے تو فجر کے وقت پڑھ لے۔ بہر حال ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ روزانہ بارہ دفعہ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھ لیا کرے۔ اسی طرح دوسری چیز جو اسلام کی ترقی کیلئے ضروری ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور آپ کے فیوض کا دنیا میں وسیع ہونا ہے اور ان برکات اور فیوض کو پھیلانے کا بڑا ذریعہ درود ہے بیشک ہر نماز کے وقت تشہد کے وقت درود پڑھا جاتا ہے مگر وہ جبری درود ہے اور جبری درود اتنا فائدہ نہیں دیتا جتنا اپنی مرضی سے پڑھا ہوا درود انسان کو فائدہ دیتا ہے۔ وہ درود بے شک نفس کی ابتدائی صفائی کیلئے ضروری ہے۔ لیکن تقرب الی اللہ کے حصول کیلئے اس کے علاوہ بھی درود پڑھنا چاہئے۔ پس میں دوسری تحریک یہ کرتا ہوں کہ ہر شخص کم از کم بارہ دفعہ درود پڑھنا اپنے اوپر فرض قرار دے لے... پس جو لوگ محبت اور اخلاص کے ساتھ درود پڑھیں گے وہ ہمیشہ ہمیش کیلئے اللہ تعالیٰ کی برکات سے حصہ پائیں گے۔ اُن کے گھر رحمتوں سے بھر دیئے جائیں گے۔ اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے انوار کا جلوہ گاہ ہو جائیں گے اور نہ صرف ان روحانی نعماء سے وہ لذت اندوز ہونگے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے چونکہ اُن کی خواہش ہوگی کہ اسلام پھیلے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اکناف عالم تک پہنچے اس لئے وہ اپنے اس ایمانی جوش اور دردمندانہ دُعاؤں کے نتیجہ میں اسلام کے غلبہ کا دن بھی دیکھ لیں گے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ دُعائیں ہی ہیں جن سے یہ عظیم الشان کام ہو سکتا ہے دنیوی کوششیں تو محض سہارے اور ہمارے اخلاص کے امتحان کا ذریعہ ہیں ورنہ قلوب کا تغیر محض خدا کے فضل سے ہوگا اور اس فضل کے نازل ہونے میں ہماری دُعائیں مد ہونگی جو ہم عاجزانہ طور پر اس سے کرتے رہیں گے۔ (اقتباس از تاریخ احمدیت جلد نہم)

پس اصل مدعا یہ ہے کہ ہم پر یہ عظیم الشان و مقدس مہینہ سایہ فگن ہو چکا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمت سمجھتے ہوئے اس مبارک مہینے کے ہر لمحے میں خلوص دل سے خاص طور پر اسلام و احمدیت کے غلبہ کیلئے دُعائیں کرتے ہوئے اسے ہمیشہ کیلئے زندہ جاوید بنالیں اور اپنی گریہ وزاری، تقویٰ اور بہترین اخلاق و کردار سے سارے عالم میں انقلاب برپا کردیں۔ کیونکہ

وقت کو جو بدل دے وہ ہے انسان عظیم
وقت کے ساتھ بدلنا کوئی کردار نہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی مبارک ساعتوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (منصورہ الہ دین حیدرآباد بنت بشیر الدین الہ دین صاحب مرحوم)

اعلان دعا

محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اخبار بدر کے لئے معاون خاص ہیں آپ سالانہ اپنے اہل و عیال کی طرف سے مبلغ پانچ ہزار روپے اعانت ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم عطا کرے آمین قارئین بدر سے موصوف امیر صاحب کے اہل و عیال کی دینی دنیاوی روحانی جسمانی ترقیات بچوں کے روشن مستقبل کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

★ مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ یوسف صاحبہ سرینگر اپنے خاوند اور اپنی صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے۔ اعانت بدر-/200 روپے)

☆ ...مکرم فضل احمد صاحب سرینگر اپنے لئے واپنی اہلیہ و بچوں کی صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے۔ (اعانت بدر-/50 روپے)

☆ ...محترمہ شاہدہ توصیف صاحبہ سرینگر اپنے خاوند و بچوں کی صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر-/100 روپے)

☆ ...مکرم سید سلیمان احمد صاحب، پی. ایچ. ڈی. میں اور مکرم سید حسن صاحب ایم. بی. اے. میں نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر-/50 روپے)

☆ ...مکرم سید عبدالفہیم صاحب صدر جماعت برہ پورہ ٹانگ میں چوٹ آنے سے فریکچر ہو گیا ہے۔ کامل شفایابی و صحت و سلامتی والی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆ ...محترمہ بی بی فاطمہ صاحبہ برہ پورہ بیمار رہتی ہیں کامل شفایابی کے لئے۔

☆ جواد حسین صاحب برہ پورہ دل میں تکلیف رہتی ہے۔ شفایابی کے لئے۔

☆ ...والدہ علی رضا صاحب بیمار رہتی ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے۔

☆ ...عبدالتقی صاحب نمائندہ بدر برہ پورہ اپنی اور اہلیہ و بچوں کی صحت و سلامتی درازی عمر نیز بچوں کے روشن مستقبل کیلئے۔

☆ ...شمیم الدین صاحب برہ پورہ بیمار رہتے ہیں کامل شفایابی کیلئے۔

☆ ...جلیل اختر صاحب برہ پورہ شوگر کی شکایت ہے۔ بہت تکلیف رہتی ہے۔ کامل شفایابی کیلئے۔

☆ ...عزیزہ بیگم صاحبہ بیمار رہتی ہیں گر جانے سے چوٹ بھی لگی ہوئی ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ ...مکرم محمد حبیب احمد صاحب چندہ پور آندھرا پردیش۔ صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات بچوں کی پڑھائی میں کامیابی نیز مرحوم والدین کی مغفرت و درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر-/150 روپے) (مینجر ہفت روزہ بدر)

☆ ...مکرم علاؤ الدین خان صاحب آف تالبر کوٹ کے لڑکے کے کان کا اپریشن ہوا ہے۔ کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر-/50 روپے۔ (رفیق خان معلم وقف جدید بیرون، یو. پی)

☆ ...محترمہ عظیم النساء صاحبہ آف تالبر کوٹ اڑیسہ اپنی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ محترمہ تعظیم النساء کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (آزاد خان تالبر کوٹ اڑیسہ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی، اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-0893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 29 th Nov 2001 Issue No: 48

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

دوست یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور ہر صاحب نصاب مسلمان کیلئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمادیں۔

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس غلط رجحان کی اصلاح کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۹۹-۱۱-۵ میں ہدایت فرمائی ہے کہ:-

"زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کیلئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ اور اگر وہ کی بھی اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیاوی منفعت شامل ہو جاتی ہے"۔

جملہ سیکرٹریان مال کو چاہئے کہ اپنی اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلائیں تا کہ زکوٰۃ کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے۔ اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

صدقۃ الفطر - اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں۔ حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ جن کی بجاآوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجاآوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کرسکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو قریباً اڑھائی کلو کے ہم وزن ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/۱۴ روپے بنتی ہے اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/۱۴ روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا کہ بیوگان، یتامی اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

صدقات

سے متعلق

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ وخیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے"۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل روکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام صدقہ وخیرات کیلئے خاص ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کے

سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵،۲۴ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو چنتہ کنٹہ میں بمقام "محمود منزل" منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں لجنہ و ناصرات چنتہ کنٹہ کے علاوہ وڈمان، محبوب نگر، امر چنتہ، ظہیر آباد کی لجنہ و ناصرات اور گارلہ پہاڑ اور چتور کی نومبائعین بہنوں نے بھی شرکت کی جن کی تعداد ۱۵ تھی۔ اسطرح اجتماع میں شرکت کرنے والی ممبرات کی کل تعداد ۲۰۰ تھی نیز صوبائی صدر محترمہ محمودہ رشید صاحبہ اور نائب صوبائی صدر محترمہ صدیق آفتاب صاحبہ نے بھی اپنی شرکت سے اجتماع کی رونق کو دوبالا کیا۔

مورخہ ۲۴ اکتوبر بروز چہار شنبہ، صبح ۱۱ بجے ورزشی مقابلے منعقد کئے گئے۔ اور مقابلوں میں اوّل، دوم اور سوم آنے والی لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔

مورخہ ۲۵ اکتوبر بروز جمعرات صبح ٹھیک ۱۰ بجے سے اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ، محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ آندھرا پردیش، محترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ نائب صوبائی صدر لجنہ، محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سکرٹری خدمت خلق، محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محبوب نگر، محترمہ زہت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد، محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ چنتہ کنٹہ، محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ سکرٹری تعلیم چنتہ کنٹہ سارا دن ایک کے بعد دیگر جلسہ کی صدارت کرتی رہیں۔ مکرم مولوی نصیر احمد خادم صاحب اور مکرم مولوی رشید احمد صاحب چنتہ کنٹہ نے اور عزیزہ زبیدہ شیریں حیدر آباد نے جج کے فرائض انجام دیئے۔

آج کے مختلف اجلاسات میں لجنہ و ناصرات کے مختلف علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مثلاً حفظ قرآن، نظم خوانی تقاریر حسن قرأت وغیرہ وغیرہ اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو ان کی کامیابی پر نیز چنتہ کنٹہ وڈمان اور محبوب نگر کے عہدیداران کو ان کی بہترین کارکردگی پر اور نومبائعین بہنوں کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔

محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صدر لجنہ صوبہ آندھرا پردیش نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کیا۔ آپ نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے صدر لجنہ محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ اور دیگر تمام عہدیداران کو مبارکباد پیش کی اور ساتھ ہی نئی احمدی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کرنے اور حصہ لینے پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور ان سے ہمیشہ تعلقات بنائے رکھنے پر زور دیا۔

آخر میں محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور دُعا کرائی۔

(یاسمین لئیق جنرل سکرٹری)

2300

(1300)